رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز
بشیر کالونی سرگودھا 048-3215204

فرمانِ سیدنا علی المرتضیٰؓ

لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے، اسے الزام تراشی کی سزا کے طور پر اسی (۸۰) کوڑے ماروں گا (دارقطنی، صواعق محرقہ صفحہ ۶۰)

(طبع جدید مع تخریج و تصحیح، مزید تقاریظ و اضافۂ تحقیقات)
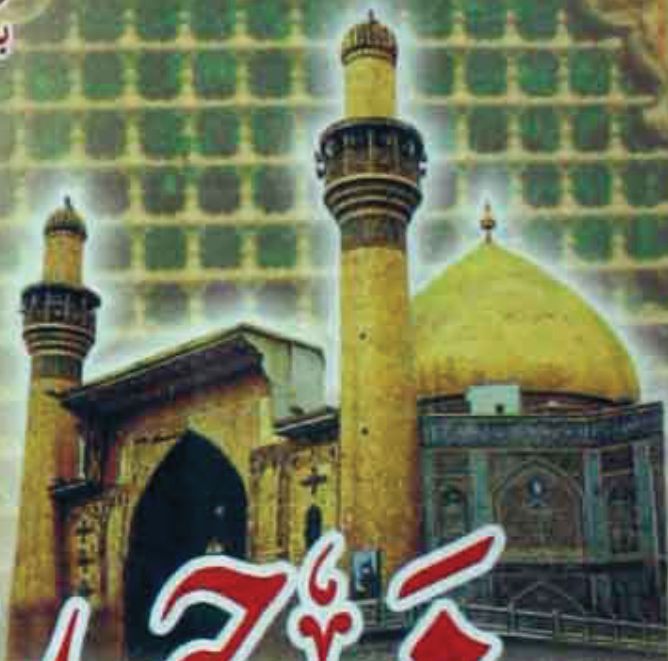
تالیف

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز
بشیر کالونی سرگودھا
048-3215204

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نام کتاب	ضربِ حیدری
مصنف	شیخ الحدیث والتفسیر پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری دامت برکاتہم
کمپوزنگ	طارق سعید، محمد کاشف سلیم

بارِ اول	تعداد-/1000 اگست 2008ء
بارِ دوم	تعداد-/1000 دسمبر 2008ء
بارِ سوم	تعداد-/1000 جون 2009ء
بارِ چہارم	تعداد-/2000 اگست 2009ء
بارِ پنجم	تعداد-/1100 جون 2010ء
بارِ ششم	تعداد-/1100 جنوری 2011ء

ملنے کے پتے

اویسی بک سٹال مالک محمد رضا مجتبیٰ اویسی

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

صراط مستقیم پبلیکیشنز 5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
0321-9407699

مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ (طبرانی اوسط حدیث نمبر: ۸۴۳۲)۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے علامہ سیوطی علیہ الرحمہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ: خلفاءِ ثلاثہ کے فضائل ومناقب بھی اسی طرح کثرت سے ہیں بلکہ سیدنا علی المرتضیٰ ﷜ سے بڑھ کر ہیں بلکہ بیشتر ازاں (اشعۃ اللمعات جلد۴ صفحہ۶۷)۔

فقیر راقم الحروف نے چاروں خلفاءِ راشدین علیہم الرضوان کے خصائص پر ''کتاب الخصائص'' لکھ دی ہے، جو الحمدللہ چھپ چکی ہے۔

تفضیلی رافضیوں کا تعارف

دوسری طرف بعض لوگ وہ ہیں جو مولا علی کو سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق (شیخین) سے بھی افضل مانتے ہیں حالانکہ مولا علی کے خصائص تیرہ ہیں تو صدیق اکبر کے خصائص کی تعداد بیس سے بھی زیادہ ہے۔ جنکی تفصیل اس کتاب میں بیان کی جارہی ہے۔ پڑھ کر دیکھ لیجیے۔ خصائص وافضلیت صدیق کے منکر رافضی اور تفضیلی ہیں۔ یہ لوگ بھی خوارج ہی کی طرح ہیں مگر دوسری انتہا پر کھڑے ہیں۔ ان دونوں کے برعکس اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے: تَفْضِیْلُ الشَّیْخَیْنِ وَ حُبُّ الْخَتَنَیْنِ یعنی شیخین کو افضل ماننا اور ختنین سے محبت رکھنا (شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۵۰)۔ علماءِ اہلِ سنت نے سخت تنبیہ فرمائی ہے کہ شیخین کی افضلیت کا یہ معنی نہیں کہ خدانخواستہ ختنین کی محبت میں کمی آجائے اور ختنین کی محبت کا یہ معنی نہیں کہ انہیں شیخین سے افضل سمجھ لیا جائے۔

شیعہ مذہب میں بے شمار فرقے پائے جاتے ہیں۔ ان کے فرقوں کی تفصیل بے شمار علماء کرام علیہم الرضوان نے اپنی کتابوں میں بیان فرمائی ہے۔ مثلاً شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحفہ اثناعشریہ میں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمت اللہ علیہ نے السیف المسلول میں، حضور غوث اعظم وقطب الاقطاب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے غنیۃ الطالبین میں۔ وغیرہ

اس مذہب کی ایک خاص تعلیم تقیہ ہے، یعنی دین کو چھپانا۔ اس تقیہ کی وجہ سے ان کے تمام فرقوں کی شناخت اور تعاقب نہایت مشکل ہو چکا ہے۔

آج ہم جس موضوع پر قلم اٹھا رہے ہیں وہ ان کے ایسے فرقے ہیں جو خود کو اہل سنت کہتے ہیں۔ انکی بھی متعدد اقسام ہیں۔ ان میں ایک فرقہ مولا علی ﷜ کو پہلے تین خلفاء سے افضل کہتا

ہے۔ اس فرقے کو تفضیلی فرقہ کہا جاتا ہے۔ ان کا ایک فرقہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا ہے۔ اکثر ایسا بھی ہے کہ جو لوگ تفضیلی ہیں وہی سیدنا امیر معاویہ کے بھی دشمن ہیں۔ یہ سب گمراہ اور بدعتی فرقے ہیں۔ علماءِ اہل سنت نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ لوگ اہل سنت سے خارج ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ خوارج، روافض اور معتزلہ تینوں گمراہ فرقے ہیں جو اجماعِ امت اور سوادِ اعظم کو کوئی چیز نہیں سمجھتے۔ خارجی کا معنی ہے نکل جانے والا، رافضی کا معنی ہے چھوڑ دینے والا اور تتر بتر ہو جانے والا، معتزلہ کا معنی ہے علیحدہ ہو جانے والا۔ جو شخص سوادِ اعظم کے خلاف اپنی خرافات کو درست ثابت کرنے کے لیے قرآن و سنت سے دلائل پیش کرتا ہو اسے ملحد کہا جاتا ہے۔ ملحد کا لفظ لحد سے بنا ہے اور لحد ایک گوشے اور پہلو کو کہتے ہیں۔ ٹیڑھا ہو جانا اور تیر کا نشانے سے خطا ہو جانا بھی الحاد کہلاتا ہے۔ اسی لیے بغلی قبر کو بھی لحد کہا جاتا ہے اور لحد کو قبر کے وسط کی بجائے قبر کی بغل میں بنایا جاتا ہے۔ گویا روافض، خوارج اور معتزلہ والا مفہوم ملحدین میں بھی پایا جاتا ہے۔ لغت اٹھا کر دیکھ لیجیے ان کے ناموں کے یہی معانی ہیں جو ہم نے بیان کیے ہیں۔ ان سب میں ایک ہی روح کارفرما ہے۔ یعنی سوادِ اعظم سے نکلنے والے، چھوڑنے والے اور علیحدہ ہونے والے۔ اسی قدرِ مشترک (Common Factor) کی وجہ سے یہ اپنی ہی سوچ کے مالک اور آزاد خیال ہوتے ہیں۔ یہی آزاد خیالی ان کے اندر کثرت سے فرقوں کو جنم دینے کا سبب بنی۔ ان کا ہر بندہ اپنی ذاتی تحقیق اٹھائے پھرتا ہے جو دوسروں سے بالکل مختلف اور نرالی ہوتی ہے۔ یہ لوگ تحقیق کی آڑ میں جب بال کی کھال اتارتے ہیں تو بے چاری بھولی عوام عش عش کرنے لگتی ہے، مگر انہیں خبر نہیں ہوتی کہ یہ شخص گمراہ ہے اور انہیں بھی گمراہ کر رہا ہے۔

جو لوگ اپنی گردن سے سبیل المومنین کا پٹہ اتار کر آزاد خیال ہو جاتے ہیں اور ان کی مثال کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ہوتی ہے جو خدا معلوم کس کی گود میں جا کر گرے یا کون سے کھمبے پر الجھ جائے۔ لیکن لُٹ جانا اور تار تار ہو جانا بہر حال اس کا مقدر ہوتا ہے نعوذ باللہ من ذلک۔

ماضی قریب میں بہت سے لوگ ایسے گزرے ہیں جو غیر مقلد تھے، خود کو اہل حدیث کہتے تھے۔ مگر آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ غیر مقلد ہی نہیں بلکہ غیر مقلدین کے سردار ہونے کے باوجود وہ لوگ میلاد مناتے تھے۔ پکے وہابی ہونے کے باوجود انہیں اہل بیت اطہار علیہم الرضوان سے بہت محبت تھی۔ صحیح معنی میں آزاد خیال ہونے کے باوجود وہ تفضیلی تھے۔ ہم نے یہ

کی منافقت کو روا کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ جس طرح خروج منافقت ہے اسی طرح رفضیت بھی منافقت ہے اور جمیع صحابہ واہل بیت کی محبت صحیح ایمان ہے۔

ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ بات لکھ رہے ہیں کہ مولا علی ؓ کے جو فضائل اہل سنت کی کتب میں درج ہیں، انہیں روافض و تفضیلیوں نے متفق علیہ بنا ڈالا۔ اور باقی صحابہ کے فضائل خواہ کتنی کثرت سے اور کتنی ہی قوت سے کتب اہل سنت میں موجود ہوں اور صرف فضیلت پر ہی نہیں بلکہ افضلیت پر دلالت کر رہے ہوں، انہیں پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ یہ لوگ مولا علی ؓ کی فضیلت کو افضلیت بنا ڈالتے ہیں اور جب ہم افضلیت کی نفی کرتے ہیں تو اسے فضیلت کی نفی پر محمول کرتے ہیں۔ ان کا یہ فریب خوب سمجھ لو۔

دوسری طرف یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جہاں بغضِ علی منافقت ہے وہاں حد سے زیادہ حب علی بھی سراپا بے ایمانی، ہلاکت اور تباہی ہے۔ اور ان عاشقوں سے مولا علی ؓ خود بیزار ہیں۔ اس موضوع پر مولا علی کے ارشادات پہلے گزر چکے ہیں۔

ان نام نہاد عاشقوں کے ہاں محبت اور بغض کا معیار بھی عجیب ہے۔ ایک عاشق کہتا ہے کہ جو شخص علی کے ذکر کے ساتھ دوسرے صحابہ کی بات چھیڑ دے اس کے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات مان لی اور دیگر صحابہ کا ذکر خیر کرنا چھوڑ دیا تو دوسرا عاشق بولے گا کہ جو شخص مولا علی کو ولایت میں اور علم میں خلفاء ثلاثہ سے افضل نہیں مانتا اس کے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات بھی مان لی تو تیسرا عاشق بولے گا کہ جو شخص کمل کر مولا علی کو خلفاء ثلاثہ سے افضل نہیں مانتا اس کے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات بھی مان لی تو چوتھا عاشق بولے گا کہ جو شخص خلفاء ثلاثہ پر تبرا نہیں بولتا اس کے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات بھی مان لی تو اب بھی آپ کچے پکے عاشق ہیں اصل عاشق وہ ہے جو علی کو نفس خدا، نفس رسول، جبریل کا استاد، وحی کا صحیح حقدار، تمام انبیاء سے افضل اور صحیح معنی میں حجۃ اللہ علی الخلق، اصلی قرآن کا جامع اور نبی کریم ﷺ کا مشکل کشا مانے اور تقیے کی باریکیوں کو سمجھ لے۔

ہمارے مذکورہ بالا الفاظ قابلِ غور اور معنی خیز ہیں۔ ہر کس و ناکس ان کے پسِ منظر میں پوشیدہ شیعی عقائد کو نہیں سمجھ سکتا اور جس شخص کا مطالعہ نہیں ہے وہ پاٹے خان نہ بنے اور اس پر قیاس

آرائی اور تیغ آزمائی نہ فرمائے۔ ہم دعوے کے ساتھ یہ بات عرض کر رہے ہیں کہ جو شخص شیعہ مذہب کے بارے میں بزم گوشہ کھتا ہے وہ خود شیعہ ہے یا پھر اس نے اس مذہب کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔

اب فرمایئے کہ ہم کہاں تک بغض علی کے الزام سے بچنے کے لیے روافض کو راضی کرتے رہیں گے؟ اسی الزام سے بچنے کے لیے نا سمجھ اور غیر محقق سنیوں نے رافضی مذہب کو خود اپنے ہاتھ سے فروغ دیا ہے۔ یہ ان کی فرمائشیں پوری کرتے رہے اور انکے مطالبات امریکہ کی طرح بڑھتے چلے گئے۔ اس موقع پر قرآن کی آیت یاد کیجیے۔ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ یعنی یہود و نصاریٰ آپ سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کا مکمل دین قبول نہیں کر لیتے (البقرۃ: ۱۲۰)۔

لہٰذا اہل سنت سے درخواست ہے کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں اپنا ضمیر مطمئن رکھیں۔ آپکے دل میں مولا علی ﷺ کا بغض نہیں ہونا چاہیے بلکہ سچی محبت ہونی چاہیے بس۔ لوگ آپ کو محب علی مانیں یا نہ مانیں۔ ان لوگوں کو راضی کرنا آپکے بس میں نہیں ہے۔ انکے مطالبات کی فہرست طویل بھی ہے اور خطرناک بھی۔ جان بوجھ کر بدگمانی کرنا انکی عادت ہے۔

خوارج کے ہاں انبیاء، اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی توحید ہے اور روافض کے ہاں صحابہ کرام پر تبرا بھیجنا حب علی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

تفضیلی رافضی اچھی طرح سمجھ لیں کہ آج تمہیں اس قوم نے للکارا ہے جو خود نعرہ حیدری لگاتی ہے اور مولا علی کو مشکل کشا مانتی ہے۔ لہٰذا اب تمہارے لیے ہر فراڈ، ہر الزام تراشی اور ہر چکر بازی کا دروازہ بند ہے۔

صوفیاء کا فیصلہ:۔ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر تم تحقیق کے ساتھ کسی صوفی کا نام جاننا چاہتے ہو تو وہ ابوبکر صدیق ہے۔

إِنَّ الصَّفَا صَفَا الصِّدِّيقِ   إِنْ أَرَدْتَ صُوفِيًا عَلَى التَّحْقِيقِ

(کشف المحجوب صفحہ ۳۶)

اب بتایئے داتا صاحب قدس سرہ نے ولایت میں یکتا کس کو قرار دیا؟

۲   صوفیاء علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ سب سے پہلا صوفیانہ جملہ جو کسی صحابی کی زبان پر آیا تھا وہ صدیقی جملہ تھا کہ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ یعنی میں گھر میں اللہ اور اللہ کا رسول چھوڑ